https://farid.ps/articles/gaza_is_not_a_war/ur.html

# غزہ: یہ جنگ نہیں ہے

زبان کبھی غیر جانبدار نہیں ہوتی۔ ہم جو الفاظ استعمال کرتے ہیں وہ اس بات کو تشکیل دیتے ہیں کہ دنیا کیا دیکھتی ہے اور وہ کس چیز کو برداشت کرنے کے لیے تیار ہے۔ اسرائیل کی غزہ میں جاری مہم کو "جنگ" کہنا ایک یک طرفہ ایکسٹرمینیشن مہم کو جائز تنازع کے طور پر چھپانا ہے۔ ہر قانونی اور اخلاقی پیمانے کے مطابق، جو کچھ ہو رہا ہے وہ جنگ نہیں بلکہ **محصور شہری آبادی کے خلاف جنگی جرائم کی ایک سلسلہ** ہے، جو نسل کشی کے جرم میں منتج ہوتی ہے۔

جنگیں جنگجوؤں کے درمیان لڑی جاتی ہیں، جو کہ مصروفیت کے قوانین کے تابع ہوتی ہیں اور بین الاقوامی انسانی قانون کے تحت ہوتی ہیں۔ تاہم، غزہ کے پاس اسرائیل کی زبردست طاقت کا مقابلہ کرنے کے لیے کوئی فوج نہیں ہے۔ 2007 سے محاصرے کے تحت - اور 2023 سے تباہ کن شدت کے ساتھ - جو کچھ رونما ہو رہا ہے وہ ایک قوم کی زندہ رہنے کی صلاحیت کا منظم تباہی ہے، جو دنیا کے کچھ جدید ترین ہتھیاروں کے ذریعے انجام دی جا رہی ہے۔

یہ مضمون یہ ظاہر کرے گا کہ غزہ کو جنگ کیوں نہیں کہا جا سکتا: پہلے، جنگ اور جنگجو کی تعریف کو واضح کر کے؛ دوسرے، غزہ پر عائد کیے گئے تباہی کے پیمانے کو دستاویزی شکل دے کر؛ تیسرے، اسرائیل کی فوجی طاقت کے بے پناہ عدم توازن اور اس کی بیرونی فراہمی کو بے نقاب کر کے؛ چوتھے، محاصرے کو ایکسٹرمینیشن کے ہتھیار کے طور پر تجزیہ کر کے؛ پانچویں، **نسل کشی کنونشن** کو लागو کر کے؛ اور آخر میں، اس بات پر زور دے کر کہ ظلم و ستم کے سامنے زبان خود کیوں اہمیت رکھتی ہے۔

## 1. جنگ کیا ہے؟

**جنیوا کنونشنز** اور رواجی بین الاقوامی قانون جنگوں کو منظم جنگجوؤں کے درمیان مسلح تنازعات کے طور پر بیان کرتے ہیں۔ **جنگجو** وہ شخص ہے جو قانونی طور پر لڑنے کا حق رکھتا ہے - عام طور پر کسی ریاست کی مسلح افواج کے ارکان یا ذمہ دار کمانڈ ڈھانچے کے تحت منظم مسلح گروہ۔ جنگجوؤں کو لڑائی میں نشانہ بنایا جا سکتا ہے، لیکن اگر وہ جنگی قیدیوں کے طور پر پکڑے جاتے ہیں تو انہیں تحفظ کا حق بھی ہے۔ اس کے برعکس، شہریوں کو کبھی بھی براہ راست نشانہ نہیں بنایا جا سکتا۔

یہ تفریق علمی نہیں ہے - یہ جنگ کے قوانین کا بنیادی پتھر ہے۔

غزہ ان معیارات پر پورا نہیں اترتا۔ اس کے پاس کوئی مستقل فوج، بحریہ یا فضائیہ نہیں ہے۔ مزاحمتی گروہ موجود ہیں، لیکن وہ منتشر ہیں، ناقص طور پر لیس ہیں، اور اسرائیل کی بے مثال فوجی صلاحیت کے مقابلے میں بونا ہیں۔ مرنے والوں کی زبردست اکثریت شہری ہیں۔ اس لیے اسے جنگ کہنا ایک زمرہ جاتی غلطی ہے: جنگ کا ڈھانچہ جنگجوؤں کی برابری کو فرض کرتا ہے، لیکن غزہ میں ہم دیکھتے ہیں کہ دنیا کی **سب سے جدید فوجوں میں سے ایک غیر مسلح اور محصور آبادی پر حملہ کر رہی ہے۔**

# 2. غزہ کی تباہی

## شہری ہلاکتیں اور زخمی

ستمبر 2025 تک:

- **وزارت صحت کے سرکاری اعداد و شمار** میں **63,600 سے زیادہ اموات** ریکارڈ کی گئی ہیں، جن میں سے بڑی اکثریت خواتین اور بچوں پر مشتمل ہے۔
- **اسرائیلی انٹیلی جنس** ڈیٹا جو اگست 2025 میں لیک ہوا، اس نے ظاہر کیا کہ **83% مرنے والے شہری تھے** - یہاں تک کہ IDF کے اپنے معیارات کے مطابق بھی۔
- ماہرین کا اندازہ ہے کہ **حقیقی اموات کی تعداد سرکاری اعداد و شمار سے 3-15 گنا زیادہ** ہو سکتی ہے۔
- کم از کم **آدھا ملین افراد زخمی** ہوئے ہیں، جن میں سے بہت سے، خاص طور پر بچوں نے، زندگی بدل دینے والی کٹوتیوں کا سامنا کیا ہے۔

## رہائش اور نقل مکانی

2025 کے وسط تک، غزہ میں **92%** گھر نقصان پہنچے یا تباہ ہو چکے ہیں، جس سے تقریباً پوری آبادی بے گھر ہو گئی ہے۔ خاندان ملبے کے درمیان ترپال اور خیموں کے نیچے زندہ رہتے ہیں۔ غزہ شہر اور خان یونس جیسے شہر ویرانوں میں تبدیل ہو چکے ہیں۔

## پانی اور صفائی

- **تمام چھ گندے پانی کی صفائی کے پلانٹس تباہ ہو چکے ہیں۔** اب غیر علاج شدہ گندا پانی براہ راست بحیرہ روم میں بہہ رہا ہے، جس سے ماحولیاتی اور صحت کی تباہی پیدا ہو رہی ہے۔

- **85% ڈ یسیلینیشن سہولیات یا تو تباہ ہو چکی ہیں یا بجلی اور ایندھن کے بغیر ناقابل عمل ہیں۔ خاندان فی شخص فی دن 3 لیٹر سے کم غیر محفوظ پانی** حاصل کرتے ہیں، جو کہ انسانی بقا کے کم از کم معیار سے بہت کم ہے۔
- پانی سے پھیلنے والی بیماریوں کی وبا پھیل چکی ہے، خاص طور پر بچوں میں۔

## خوراک اور زراعت

- **80% سے زیادہ زرعی زمین، باغات اور گرین ہاؤسز تباہ ہو چکے ہیں۔**
- شمالی غزہ میں قحط کے حالات موجود ہیں۔ امدادی قافلے بار بار روکے گئے یا نشانہ بنائے گئے ہیں۔
- بھوک کو ہتھیار کے طور پر استعمال کیا جا رہا ہے۔ ہسپتالوں اور پناہ گزین کیمپوں میں بھوک سے مرتے بچوں کی تصاویر عالمی ضمیر کو پریشان کر رہی ہیں۔

## صحت کی دیکھ بھال

- ہسپتالوں پر منظم طور پر حملہ کیا گیا ہے۔ موجودہ 36 ہسپتالوں میں سے صرف 10-15 جزوی طور پر فعال ہیں۔
- **زچہ و بچہ وارڈز تباہ ہو چکے ہیں،** سرجری کے لیے کوئی اینستھیزیا نہیں، درد کش ادویات کے بغیر کٹوتیاں کی جا رہی ہیں، اور ڈائیلاسس یا کینسر کے علاج کے لیے کوئی سامان نہیں ہے۔
- **1000 سے زیادہ ڈاکٹرز، نرسیں، پیرامیڈکس اور ایمبولینس ڈرائیورز ہلاک ہو چکے ہیں،** جس سے غزہ صحت کے کارکنوں کے لیے دنیا کا سب سے خطرناک مقام بن گیا ہے۔

## تعلیم اور آئندہ نسلیں

- اسکول، یونیورسٹیاں اور اقوام متحدہ کے پناہ گزین کیمپوں پر بمباری کی گئی ہے۔
- غزہ کے بچے۔ جو آبادی کا نصف سے زیادہ ہیں ۔ نے نہ صرف گھر اور خاندان بلکہ تعلیم اور مستقبل کا وعدہ بھی کھو دیا ہے۔

اس کا مجموعی اثر **ایک پورے معاشرے کی موجودگی کی صلاحیت کا خاتمہ** ہے۔

# 3. اسرائیل کی زبردست فوجی طاقت

## عملہ

اسرائیل اپنی آبادی کے تناسب سے دنیا کی سب سے بڑی اور جدید فوجوں میں سے ایک کو برقرار رکھتا ہے:

- **170,000 فعال ڈیوٹی اہلکار، 465,000 ریزروسٹس**، اور **35,000 نیم فوجی اہلکار**۔ کل تقریباً **670,000 فوجی** جو تعیناتی کے لیے تیار ہیں۔

## فضائی طاقت

- **F-35I 45** "عذیر" اسٹیلتھ لڑاکا طیارے، جو اب تک بنائے گئے سب سے جدید طیاروں میں سے کچھ ہیں۔
- **F-16 174** اور **F-15 66**، جو درست حملوں اور فضائی برتری دونوں کے قابل ہیں۔
- جاسوسی طیارے، ایئر ری فیولنگ ٹینکرز، اور AWACS طویل مشنوں کے لیے۔
- ڈرونز کی ایک وسیع فلیٹ (ہیرون، ہرمس، ایتان)، جو نگرانی اور درست حملوں کے لیے استعمال ہوتی ہے۔

## زمینی فوجیں

- سینکڑوں **مرکاوا مین بیٹل ٹینک** (مارک 3 اور 4)۔
- ہزاروں بکتربند اہلکار کیریئرز، بشمول نیمر اور اخزریت۔
- درست توپ خانہ، راکٹ لانچرز، اور شہری تباہی کے لیے بکتربند انجینئرنگ گاڑیاں۔

## بحری فوجیں اور جوہری روک تھام

- جرمن ساختہ **ڈولفن کلاس آبدوزیں**، جن کے بارے میں خیال کیا جاتا ہے کہ وہ جوہری صلاحیت والے کروز میزائلوں سے لیس ہیں، جو اسرائیل کو دوسری ہڑتال کی صلاحیت دیتی ہیں۔
- کورویٹس، میزائل بوٹس، اور سپورٹ شپس کے ساتھ ایک جدید بحریہ۔

## جوہری ہتھیاروں کا ذخیرہ

- اسرائیل غیر واضح پالیسی کو برقرار رکھتا ہے لیکن وسیع پیمانے پر خیال کیا جاتا ہے کہ اس کے پاس **80-200 جوہری وارہیڈز** ہیں، جو طیاروں، بیلسٹک میزائلوں اور آبدوزوں کے ذریعے پہنچائے جا سکتے ہیں۔

- یہ اسرائیل کو مشرق وسطیٰ کی واحد جوہری طاقت بناتا ہے۔

### بیرونی فراہمی

- **امریکہ** ہر سال اربوں کی فوجی امداد، **مسلسل گولہ بارود** کی ترسیل، اور جدید طیارے فراہم کرتا ہے۔
- **جرمنی** آبدوزیں، جنگی جہاز، گاڑیوں کے انجن، اور درست گولہ بارود فراہم کرتا ہے، **اکثر لاگت کو سبسڈی دیتے ہوئے**۔
- جون 2025 میں، **امریکہ اور جرمنی سے 14 کارگو طیاروں** نے نئی فوجی سپلائی فراہم کی۔

اس بے مثال ہتھیاروں کے ذخیرے کے مقابلے میں غزہ کے پاس کوئی ٹینک، کوئی جیٹ، کوئی بحریہ، اور کوئی جوہری روک تھام نہیں ہے۔ عدم توازن **مکمل** ہے۔

## 4. ایکسٹرمینیشن کے ہتھیار کے طور پر محاصرہ

2007 سے، غزہ ایک محاصرے کا شکار ہے - تاریخ کا سب سے طویل محاصرہ۔ اکتوبر 2023 سے، یہ **مکمل** ناکہ بندی میں تبدیل ہو لیا ہے۔

- ہسپتالوں کے لیے کوئی بجلی نہیں۔
- سرحد پر خوراک اور ادویات روک دی گئی ہیں۔
- ایندھن اور تعمیراتی مواد پر پابندی ہے۔
- انسانی امدادی قافلوں کو روکا یا حملہ کیا گیا ہے۔

روایتی محاصروں کا مقصد دشمن کی فوج کو ہتھیار ڈالنے پر مجبور کرنا ہوتا ہے۔ غزہ کا محاصرہ **شہری زندگی کو تباہ کرنے** کا مقصد رکھتا ہے۔

## 5. جنگ نہیں، نسل کشی

**1948 کا نسل کشی کنونشن** نسل کشی کی تعریف ایسی کارروائیوں کے طور پر کرتا ہے جو کسی قومی، نسلی، نژادی یا مذہبی گروہ کو مکمل یا جزوی طور پر تباہ کرنے کے ارادے سے کی جاتی ہیں۔ ان میں شامل ہیں:

1. **گروہ کے ارکان کا قتل** - دسیوں ہزار فلسطینی، زیادہ تر خواتین اور بچے، مارے گئے ہیں۔

2. **شدید جسمانی یا ذہنی نقصان پہنچانا** - بڑے پیمانے پر کٹوتیاں، صدمات، بھوک، غیر علاج شدہ بیماریاں۔
3. **زندگی کے حالات کو تباہ کرنے کے لیے نافذ کرنا** - گھروں، کھیتوں، پانی، صحت کی دیکھ بھال اور پناہ گاہوں کی تباہی۔
4. **پیدائش کو روکنے کے اقدامات نافذ کرنا** - بھوک، طبی زوال اور زچہ و بچہ کی دیکھ بھال کی تباہی تولید کو روکتی ہے۔
5. **بچوں کی زبردستی منتقلی** - ٹیلیولوجیکل طور پر، بچوں کو اجتماعی قبروں میں بھیجنا اگلی نسل کا خاتمہ حاصل کرتا ہے۔

یہ قیاس آرائی نہیں ہے۔ **انٹرنیشنل ایسوسی ایشن آف جینوسائیڈ اسکالرز (IAGS)، ایمنسٹی انٹرنیشنل، میڈیسنز سانس فرنٹیئرز**، اور اسرائیلی انسانی حقوق کے گروہ جیسے **بی ٹسیلم** نے اسرائیل کے غزہ میں اقدامات کو نسل کشی قرار دیا ہے۔

# 6. زبان کیوں اہم ہے

اسے جنگ کہنا نہ صرف غلط ہے - یہ شریک جرم ہے۔ جنگ کا مطلب دو فریق ہیں جو مصروفیت کے قوانین کے تحت لڑ رہے ہیں۔ لیکن غزہ کوئی میدان جنگ نہیں ہے۔ یہ زیادہ تر ایک مسلح شخص کی طرح ہے جو غیر مسلح بچے پر حملہ کر رہا ہے۔ کوئی اسے "لڑائی" نہیں کہے گا۔

غزہ کو جنگ کہتے رہنا ظلم و ستم کو صاف کرنا، نسل کشی کو معمول بنانا، اور متاثرین کے ساتھ خیانت کرنا ہے۔

# نتیجہ

اسرائیل کے غزہ میں اقدامات جنگ نہیں ہیں۔ یہ **محصور شہری آبادی کے خلاف جنگی جرائم کی ایک سلسلہ** ہیں، جو دنیا کی سب سے جدید فوجوں میں سے ایک کی حمایت سے ہیں اور اس کے اتحادیوں کی طرف سے مسلسل سپلائی کی جا رہی ہیں۔ یہ مہم نسل کشی کی قانونی تعریف کو پورا کرتی ہے اور جنگ کے کسی بھی قابل فہم سمجھ سے تجاوز کرتی ہے۔

یہ جنگ نہیں ہے۔ یہ نسل کشی ہے - ایکسٹرمینیشن کی جنگ۔

# حوالہ جات


- انٹرنیشنل ایسوسی ایشن آف جینوسائیڈ اسکالرز، **غزہ پر قرارداد**، 2025
- ایمنسٹی انٹرنیشنل، میڈیسنز سانس فرنٹیئرز، بی ٹسیلم - نسل کشی پر بیانات

- غزہ کی وزارت صحت، UN OCHA - ہلاکتوں کی سرکاری اپ ڈیٹس
- اسرائیلی فوج کے شہری اموات کے اعداد و شمار
- لینسیٹ کا غزہ میں اموات پر مطالعہ
- UN OCHA، انسانی صورتحال کی اپ ڈیٹس
- انٹرنیشنل ریسکیو کمیٹی، غزہ کے بحران کے حقائق
- گلوبل فائرپاور، اسرائیل کی فوجی طاقت
- اسرائیلی فضائیہ کا سامان
- اسرائیل کا جوہری ہتھیاروں کا ذخیرہ
- مڈل ایسٹ مانیٹر، امریکہ اور جرمنی سے ہتھیاروں کی ترسیل